سوال

(244)سینے پر ہاتھ وغیرہ باندھنے کے مباحث

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ زندگی سے تا وفات شریف نماز میں ہاتھ سینے پر باندھتے اور پھر رفع الیدین کرتے اور آمین با لجہر فرماتے رہے یا نہیں الخ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سینے پر ہاتھ باندھنے اور رفع الیدین کرنے کی روایات بخاری مسلم اور ان کی شروع میں بکثرت ہیں۔ ان دونوں فعلوں کو ناجائز کہنا صحیح نہیں۔ علماء حنفیہ مثلا مولانا عبد الحیَ لکھنوی مرحوم اور مولانا رشید احمد گنگوہی مرحوم بھی ان کے قائل تھے۔

شرفیہ

دوام کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے نفس نماز پڑھنے پر دوام کیا ہے اور یقیناً کیا ہے۔ تو پھر ان امور مذکورہ بالا پر جو احادیث متفقہ سے ثابت ہیں دوام ان کا بھی ثابت ہے۔ ورنہ تفریق بذمہ مدعی ہے۔ فعلیہ البیان بالبرہان از دونہ خرطالقتاد اور سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث بحوالہ صحیح ابن خذیمہ بلوغ المرامیں بھی ہیں۔ (ابوسعید شرف الدین دہلوی)

تشریح

از قلم حجرت مولانا عبید اللہ صاحب شیخ الحدیث مبارکپوری علمائے اہل حدیث نماز میں سینہ پر ہاتھ رکھنے کے ثبوت میں تین حدیثیں پیش کرتے ہیں۔ پہلی حدیث ان کے نزدیک صحیح مرفوع متصل اور غیر معلل اور غیر شاز ہے۔ جو صحیح ابن خزیمہ میں بلفظ

"فوضع يده اليمنى على يده اليسري على صدره" مروی ہے۔

حافظ ابن حجر۔ درایہ۔ بلوغ المرام۔ وغیرہ میں اور حافظ زیلعی نصب الرایہ جلد اول ص 164 میں اور دوسرے مصنفین اپنی کتابوں میں اس حدیث کو ابن خذیمہ کی روایت بتاتے

ہیں۔ لیکن اس کی سند نقل نہیں کرتے۔ حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ (حضرت عبدالرحمٰن صاحب مبارک پوریؒ کے نزدیک بظاہر صحیح ابن خزیمہ کی یہ حدیث حسب زیل سند سے مروی ہے۔

"عن محمد بن یحیی عن عفان عن ہمام عن محمد بن جحارۃ عن عبدالجبار بن وائل من علقمۃ بن وائل و مولی لہم عن ابیہ انتہی"

اوراسی سند سے مسلم شریف میں یہ متن بغیر زیادت علی الصدرک بایں الفاظ مروی ہے۔ "ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسري" جلداول ص 173 مولاناانورشاہ نے فیض الباری لددوم ص 266 میں نیموی نے آثارالسنن ص 64 میں مولوی خلیل احمد نے بذل المجھود لد 2 ص 25 میں مولوی زکریا نے الاوجز میں علی الصدر کی زیادہ کو معطل شاذوغیر محفوظ اور حدیث کو مظرب المتن بتایاہے۔ وجہ معلل ہونے کی مولوی انورشاہ مرحوم کے لفظوں میں یہ ہے

"لانہ لم یعمل بہ احد من السلف ولا ذہب الیہ احد منا لائمۃ انتہی"

اورزیادہ مزکورکے غیر محفوظ اورشاذ ہونے کیوجہ یہ ہے۔ کہ ابن خذیمہ کے علاوہ اس حدیث کوامام احمد۔ نسائی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ وغیرہ نے مختلف طریق سے روایت کیا ہے۔ لیکن کسی طریق میں یہ زیادۃ نہیں ہے۔

زیادت مذکورکے شاذ وحدیث مذکورکے اضطراب کاجواب تحفۃ الاحوزی جلداول ص 216 اورابکارالمنن ص 101۔102-103۔ میں بسط و تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ اور معلل ہونے کی وجہ کا جواب دینے کی ضرورت نہیں جب کہ امام شافعی سے ایک روایت علی الصدرکی آتی ہے۔ جیساکہ حاوی میں مصرح ہے۔ اوراگربالفرض کوئی اس کا قائل نہ بھی ہوتویہ اس کے معلل اور غیر محفوظ اورساقط الاعتبار ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔

"لانہ یحمل علی انہ لم یبلغ الحدیث المذکوراحدامن الائمۃ الاربعۃ وغیرہم المشہورین واما ان کون الحدیث متروک العمل بہ فی قرن الصحابۃاوالتابعین علامۃ نسخہ او ضعفہ کما یدل علیہ کلام المنار کما صرح بہ فی التلویح فہو مما لا یلتفت الیہ وقد ردعلیہ الشوکانی فی ارشادالفحول ولاعلامۃجمال الدین القاسمی فی قواعدالتحدیث"

دوسری حدیث حدیث مسنداحمدمیں بسندزیل مروی ہے۔ جوعندالحنفیہ بھی حسن ہے۔

"قال الامام احمد فلی مسندہ حدثنا یحیی بن سعید عن سفیان ثنا سماک بن قبیصۃ بن حلب عن ابیہ قال رایت رسواللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

نیموی نے اس حدیث میں بھی علیٰ صدرہ کوغیر محفوظ بتایاہے۔ جس کا جواب حضرت شیخ نے تحفۃ الاحوزی اورابکارالمنن میں باالتفصیل مرقوم فرمایا ہے۔ تیسری حدیث مراسیل ابی داؤدمیں مروی ہے۔ (مرسلہ مولانا محمد بن عبداللہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 443

محدث فتویٰ